0460

سوال :- کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام اس بارے میں کہ!

۱- کیا عورتیں قبرستان جا سکتی ہیں اور ان کا قبرستان جانا کیسا ہے۔

۲- کیا عورتیں فاتحہ کی نیت سے مزاروں پر جا سکتی ہیں جبکہ وہاں پر منت کی نیت نہ ہو۔

۳- حضور ﷺ کے روضہ مبارک کے علاوہ کسی دوسرے شہر یا دوسرے ملک میں یا رسول اللہ کہنا کیسا ہے۔

برائے کرم دین کی رو سے رہنمائی فرمائیں

شفاعت علی
شکریہ
0344, 2488121
ایڈریس کورنگی ۶ نمبر سیکٹر 3115/D

دار الافتاء
فتوی نمبر ۲۲/۱۸۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## الجواب حامدا و مصليا

(۱،۲)۔۔۔عورتوں کے لئے قبرستان جانے سے متعلق ایک روایت میں ہے کہ حضور اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے قبروں کی کثرت سے زیارت کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے، اس لئے عورتوں کو کثرت سے قبرستان جانے سے پرہیز کرنا لازم ہے، البتہ سخت رغبت کی بناء پر ایک آدھ مرتبہ اگر کوئی عورت جانا چاہے تو مندرجہ ذیل شرائط کے ساتھ جاسکتی ہے۔

۱۔ جانے والی عورت جوان نہ ہو بڑھیا یا عمر رسیدہ ہو۔

۲۔ اپنے محرم کے ساتھ ہو۔

۳۔ پردے کا مکمل اہتمام کر کے جائے۔

۴۔ فتنہ کا اندیشہ نہ ہو۔

۵۔ قبرستان جاکر جزع فزع نہ کرے۔

۶۔ قبرستان جاکر خلافِ شرع کام مثلاً قبروں پر پھول چڑھانا، چادر چڑھانا، صاحبِ قبر سے مانگنا اور بدعات کا ارتکاب نہ کرے۔

۷۔ قبرستان جانے کی عادت نہ بنائے۔

ان شرائط کی پابندی کے ساتھ اگر کوئی عورت ایک مرتبہ چلی جائے تو اس کی گنجائش ہے، تاہم فسادِ زمانہ کی وجہ سے نہ جانا بہتر ہے (ماخذہ التبویب:۸۲/۳۵۶ بتصرف)

اور جہاں تک عورتوں کے لئے مزارات جانے کا تعلق ہے تو چونکہ آجکل مزارات میں بہت ساری خرافات و بدعات پائی جاتی ہیں جو کہ مخفی نہیں، اور فاتحہ عموماً ایصال ثواب کے لئے ہوتا ہے، اور ایصال ثواب ہر جگہ سے ہو سکتا ہے، اس مقصد کے لئے قبرستان جانا لازم نہیں ہے لہٰذا عورتوں کو مزار جانے سے (اگرچہ منت کی نیت نہ بھی ہو) اجتناب کرنا لازم ہے۔

مشكاة المصابيح (١ / ٥٥٤):

وعن أبي هريرة: أن رسول الله صلى الله عليه وسلم لعن زوارات القبور. رواه أحمد والترمذي وابن ماجه وقال الترمذي هذا حديث حسن صحيح

دار الافتاء

Scanned by CamScanner

وقال: قد رأى بعض أهل العلم أن هذا كان قبل أن يرخص النبي في زيارة القبور فلما رخص دخل في رخصته الرجال والنساء. وقال بعضهم: إنما كره زيارة القبور للنساء لقلة صبرهن وكثرة جزعهن. تم كلامه

**مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح (٢ / ٦١٩):**

(وعن ابن عباس قال: «لعن رسول الله زائرات القبور» ) : في شرح السنة قيل: هذا كان قبل الترخص، فلما رخص دخل في الرخصة الرجال والنساء، وقيل: بل نهي النساء عن زيارة القبور باق لقلة صبرهن، وكثرة جزعهن إذا رأين القبور اهـ، ومراده بالترخص قوله - عليه السلام -: ( «كنت نهيتكم عن زيارة القبور فزوروها لأنها تذكر الآخرة» ) ، ويمكن حمل النهي على عجائز متطيبات، ومتزينات، أو على شواب ولو في ثياب بذلتهن لوجود الفتنة في خروجهن على قياس كراهة خروجهن إلى المساجد، قال ابن الملك: وفي بعض النسخ: زوارات القبور جمع زوارة وهي للمبالغة تدل على أن من زار منهن على العادة فهي داخلة في الملعونات

(۳)۔۔۔روضہ مبارک کے علاوہ کسی دوسرے شہر یا دوسرے ملک میں "یا رسول اللہ" کہنا نہ مطلقاً ناجائز ہے اور نہ مطلقاً جائز، بلکہ اس کی مختلف صورتیں ہیں جو درج ذیل ہے:

1. اگر کوئی شخص اس نیت سے "یا رسول اللہ" کہتا ہے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ ہر جگہ سنتے ہیں اسی طرح رسول اللہ ﷺ بھی ہر جگہ حاضر و ناظر ہیں اور ہر جگہ اور ہر وقت میں میری ندا سنتے ہیں، تو یہ ناجائز ہے، اور غلط عقیدہ ہے بلکہ یہ شرک کی ایک قسم ہے۔
2. اگر کوئی شخص درود و سلام کے ساتھ ملا کر "یا رسول اللہ" کہتا ہے مثلاً: "الصلاۃ والسلام علیك یارسول اللہ" اور اسکی نیت یہ ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فرشتے اس کو بارگاہِ اقدس میں پہنچادیتے ہیں، تو اس طرح "یا رسول اللہ" کہنا فی نفسہ درست ہے، لیکن بغیر درود و سلام کے اس عقیدہ اور خیال کی صحت کے لئے کوئی دلیل نہیں ہے۔
3. ایک شخص محض فرطِ محبت میں بغیر اس عقیدے کے کہ حضور اکرم ﷺ سنتے ہیں "یا رسول اللہ" کہے تو یہ فی نفسہ مباح ہے، جیسا کہ عاشق اپنے محبوب کو مخاطب کرتا ہے حالانکہ جانتا ہے کہ اس کا محبوب اُسے [illegible] نہیں رہا، یا وہ عورت جسکا بچہ فوت ہو جائے، وہ یہ جانتے ہوئے کہ بچہ اسکی آواز نہیں سن رہا محض اپنی [illegible]ستا کی بناء پر بار بار اسکو پکارتی ہے، اس تیسری صورت میں چونکہ گمراہ لوگوں اور اہلِ بدعت کے ساتھ

دار الافتاء

Scanned by CamScanner

مشابہت، نیز فسادِ زمانہ کی وجہ سے عوام الناس کے عقائد بگڑ جانے کا اندیشہ ہے، لہٰذا ایسے موہم الفاظ نہ کہنا ہی بہتر ہے۔

4. ایک صورت یہ ہے کہ شعراء اپنے خیالات میں کبھی بادِ صبا کو خطاب کرتے ہیں کبھی پہاڑوں کو کبھی کسی حیوان کو وغیرہ، ان میں سے کسی کا یہ عقیدہ نہیں ہوتا کہ جسے میں مخاطب کر رہا ہوں وہ میری آواز سن بھی رہا ہے، بلکہ یہ محض ایک تخیلاتی پرواز ہوتی ہے، شاعر اپنے خیالوں میں مخاطب کے پاس پہنچ کر اس کے ساتھ گفتگو کرتا ہے، اسی طرح وہ شعراء جو نبی کریم ﷺ کو یا دیگر مقبولانِ الٰہی کو اپنے کلام میں پکارتے ہیں، یہ فی نفسہ مباح اور درست ہے البتہ اگر اسمیں کوئی غلط عقیدہ شامل ہو جائے تو اس سے منع کیا جائے گا۔(ماخذہٗ تبویب: ۱۲۴۸،۳۶) .. ............................ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

محمد تقی رنگونی

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۱۶/ربیع الثانی/۱۴۳۸ھ

15/جنوری/2017ء

الجواب صحیح

احقر محمود اشرف غفر اللہ لہ

مفتی دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

17/ربیع الثانی/۱۴۳۸ھ

16/جنوری/2017ء

الجواب صحیح

۱۸/۴/۱۴۳۸ھ

الجواب صحیح

۱۹/۴/۱۴۳۸ھ

دار الافتاء

Scanned by CamScanner